Al-Azhār

Volume 9, Issue 1 (Jan-june, 2023)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/20

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/448

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.8049496

Title The Increasing Trend of Khula (Redemption) in Modern Times and It's Solution in the Light of Shariah (Research Overview)

Author (s): Ms. Najma; Ms. Hafsa Bibi; Dr. Naseem Akhter

Received on: 26 January, 2023

Accepted on: 27 March, 2023

Published on: 25 June, 2023

Citation: Ms. Najma; Ms. Hafsa Bibi; Dr. Naseem Akhter, "The Increasing Trend of Khula (Redemption) in Modern Times and It's Solution in the Light of Shariah (Research Overview) ," Al-Azhār: 9 No.1 (2023): 57-70

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

0

Click here for more

عصرِ حاضر میں خلع کا بڑھتا ہوا رجحان اور شریعت کی روشنی میں اس کا حل (تحقیقی جائزہ)

The Increasing Trend of Khula (Redemption) in Modern Times andIt's Solution in the Light of Shariah (Research Overview)

*Ms. Najma
**Ms. Hafsa Bibi
***Dr. Naseem Akhter

Abstract

Khula in exchange for property is a form of redemption, for which women must accept. Khula cannot occur without her acceptance, and its words are fixed, and other words cannot be said. There is nothing wrong with divorcing if there is a difference of opinion between husband and wife, and there is a worry that they will not be able to follow Shariah rules. The divorce becomes obligatory, and it is obligatory to follow it and give the rest of the property to the woman. It depends on the acceptance of the woman that if the woman accepts giving the property, then divorce will be mandatory. Therefore, if the husband utters the words of divorce and the woman has not yet accepted them, then the husband does not have the right to appeal, nor does the husband have any condition. The change in the husband's assembly invalidated the khilafah. The husband said that I have divorced you and did not mention the property, so it is not divorced but Talaq-eBayin, and there is no restriction on the acceptance of the woman. The aim of this research paper is to explain the increasing trend of Khula (Redemption) in modern times and Its solution in the light of Shariah.

Keywords: *Khula (Redemption), Islamic Teachings, Property, Women, Divorce*

**PhD Scholar, Department of Islamiyat,Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan*

***Lecturer, Department of Islamiyat,Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan*

****Associate Professor, Department of Islamic Studies,Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan,Correspondenc Author: khtr_nsm@yahoo.com*

تعارف:

خلع کی لغوی معنی نکالنا، الگ کرنا یا اتارنا ہے، قرآن مجید میں ہے "فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ"[1] **جس** سے مراد جوتے اتارنے کے ہے۔ خلع سے مراد کسی ایک چیز سے دوسری چیز کا نکل جانا یازائل کرنا ہے۔ دراصل خلع کی وجہ سے عورت مرد کی زوجیت سے آزاد ہو جاتی ہے اس لیے خلع کا شرعا مفہوم یہی ہے کہ ملک نکاح سے دست بردار ہو جانا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے باہر آنے کے لئے بھی خلع کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

"وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ"[2]

"جس نے حاکم کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو وہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اس حال میں ملے گا کہ اس کی کوئی حجت باقی نہیں ہو گی"۔

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کے سکون اور آرام کے لیے پیدا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے ازدواجی تعلق کو بہت خوبصورت الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ

"نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ"[3]

"تمھاری بیویاں تمھارے لئے لباس اور تم ان کے لیے لباس ہو"۔

میاں بیوی کو ایک دوسرے کے لباس سے تشبیہ دی ہے کہ کس طرح لباس انسان کو موسم کی سختی سے بچاتا ہے اورانسان کی ستر پوشی کر کے اس کے وقار کا سبب بنتا ہے، میاں بیوی ایک دوسرے کے غم خوار اور مصائب میں مددگار ہوتے ہے، جب اس رشتے میں علیحدگی آتی ہے تو گویہ اس طرح وہ اپنا لباس اتار دیتے ہے اس علیحدگی کو علماء کرام نے خلع کا نام دیا ہے۔ خلع کے حوالے سے سنن ترمذی میں حدیث ہے۔

"أَيُّمَا امْرَأَةٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَةَ الجَنَّةِ"[4]

"اگر کوئی عورت بغیر کسی عذر کے شوہر سے خلع کا مطالبہ کرئے تو وہ جنت کی خوشبو سے محروم رہی گی"۔

بغیر کسی شرعی عذر کہ جب عورت اپنے شوہر سے خلع کا مطالبہ کرتی ہے تو اس کی کافی وعید ہے کیونکہ اس کے بہت نقصانات ہے ایک تو اس کی وجہ سے گھر ٹوٹ جائے گا جبکہ دوسری طرف اس کا برا اثر اولاد پر پڑے گا اگر اسلام نے عورت کو خلع کی اجازت دی ہے تو وہ اس لیے کہ عورت خود پر ایک حد تک ظلم برداشت کرئے اگر

شوہر رائے راست پر نہیں آئے تو بیوی خلع لے کر علیحد گی اختیار کرے۔جب دونوں کو محسوس ہو کہ اب ایک ساتھ زندگی گزارنی مشکل ہوگئی ہے تب یہ علیحد گی اختیار کر سکتے ہے۔

ادبی جائزہ:

عصر حاضر میں چونکہ خلع کا رجحان کافی حد تک بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے کئی گھر اجڑ گئے ہیں، 1967 میں سپریم کورٹ نے جب شوہر کے مرضی کے خلاف فیصلہ دیا تو اس بات نے کافی شدت اختیار کی علماء کرام میں سے بعض نے اس کی مخالفت کی جبکہ بعض اس کے حق میں تھے اس موضوع کو زیر بحث لایا گیا اور اس پر کافی حد تک کام ہوا جس میں مولانا سید ابو الاعلی مودودی کی "حقوق الزوجین" مفتی محمد تقی عثمانی کی "اسلام میں خلع کی حقیقت" عامر سعید الزیباری معاصر کی "احکام الخلع فی الشریعۃ الاسلامیۃ" دکتور تقی الدین الھلالی کی "احکام الخلع فی اسلام" مایہ ناز اسکالر ابوزہرہ کی "الاحوال الشخصیۃ" ڈاکٹر حافظ سید ضیاء الدین کی تصنیف "عورت قبل از اسلام" ابو الحسن عبد المنان راسخ کی "طلاقیں کیوں ہوتی ہیں"۔

قبل از اسلام خلع کا تصور:

قبل از اسلام عورت کے ساتھ ظلم وبد سلوکی عام تھی، مرد ایک وقت میں کئی عورتوں سے شادی کرتا باپ کے مرنے پر بیٹا ماں سے شادی کرتا اور ان کے ساتھ جانوروں جیسے سلوک روا رکھا جاتا، مرد عورت کو صرف نفسیاتی جذبات اور خواہشات پوری کرنی کی مشین سمجھتا تھا ان کی اخلاقی حالت اس قدر خراب تھی کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے تھے۔ان حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کی معاشرے میں کوئی عزت نہیں تھی۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ[5]

اے مومنوں تمھارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کو زبردستی میراث میں لے لو اور اس لئے روکے نہ رکھو کہ تم نے ان کو جو مہر دیا ہے کہ اس سے کچھ لے لوگے۔

جاہلیت کے زمانے میں یہ ظالمانہ رواج عام تھا کہ شوہر کے انتقال پر بیوی کو بطور میراث تقسیم کیا جاتا تھا عورت ان کی اجازت کے بغیر نہ دوسری شادی کرتی اور نہ ہی اپنی زندگی کا کوئی فیصلہ،اس قرآنی آیت نے اس رسم کو ختم کر دیا۔اسی طرح دوسرا بڑا ظلم یہ عام تھا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا تو اس کے ساتھ وہ

بیوی کو تنگ کرتا کہ جو مہر وہ بیوی کو دے چکا وہ واپس کر دے اس لیے بیوی کو گھر میں مقید رکھتا، بیوی ظلم و ستم سے تنگ آکر اپنا مہر شوہر کو واپس کر دیتی اور پھر شوہر سے علیحدگی اختیار کرتی، اس آیت میں اس رسم کو ختم کر دیا گیا ہے۔

قرآن کی روشنی میں خلع:

دین اسلام ایک متوازن نظام ہے جو کہ ہر شعبہ زندگی میں نمایاں ہے عائلی قوانین پر اگر نظر دہرائی جائے تو اس میں بھی اعتدال کا پہلو نمایاں ہے، اسلام نے خانگی رشتوں کو برقرار رکھنے کی بہت ہدایات دی ہے لیکن جب میاں بیوی کے درمیان اس تعلق کو برقرار رکھنا مشکل ہو جائے تو اس صورت میں اسلام نے مرد کو طلاق جبکہ عورت کو خلع کا حق دیا ہے۔

"فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ"[6]

"اگر تم کو یہ خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ تعالیٰ کے حدود قائم نہ رکھ پائینگے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت اس کو کوئی معاوضہ دے کر خود کو آزاد کر دے۔"

اگر میاں بیوی کے درمیان مصالحت کے باوجود بھی نہ بن پائے تو ان کو زبردستی ایک دوسرے پر نہیں تھوپنا چاہیے اس صورت میں طلاق اور خلع کا رستہ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ قرآنی آیت میں یہ اطمینان دلایا جا رہا ہے کہ اس جدائی کے بعد اللہ تعالی ان کے لیے ایسے وسیلے پیدا کر دے گا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے بے نیاز ہو جائے گے۔

"وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا"[7]

"اگر ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان جدائی آجائے تو اللہ تعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ بہت وسعت اور حکمت والا ہے۔"

حدیث کی روشنی میں خلع:

جس طرح قرآنی آیت سے خلع کے احکام ظاہر ہے ایسی طرح حدیث مبارکہ میں بھی خلع کے بارے میں کئی روایات ہے اسلام کا پہلا خلع قیس بن ثابتؓ کی بیوی نے لی تھی ایک روایت میں ہے۔

"كَمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي جَرِيرٍ، " أَنَّهُ سَأَلَ عِكْرِمَةَ، هَلْ كَانَ لِلْخُلْعِ أَصْلٌ؟ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: " إِنَّ أَوَّلَ خَلْعٍ كَانَ

فِي الْإِسْلَامِ أُخْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ، أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ رَأْسِي وَرَأْسَهُ شَيْءٌ أَبَدًا إِنِّي رَفَعْتُ جَانِبَ الْخِبَاءِ فَرَأَيْتُهُ أَقْبَلَ فِي عِدَّةٍ، فَإِذَا هُوَ أَشَدُّهُمْ سَوَادًا، وَأَقْصَرُهُمْ قَامَةً، وَأَقْبَحُهُمْ وَجْهًا. قَالَ زَوْجُهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَعْطَيْتُهَا أَفْضَلَ مَالِي حَدِيقَةً فَلْتَرُدَّ عَلَيَّ حَدِيقَتِي قَالَ: «مَا تَقُولِينَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، وَإِنَ شَاءَ زِدْتُهُ قَالَ: فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا[8]

اسلام کا پہلا خلع عبد اللہ بن ابی کی بہن کا تھا وہ حضور اکرم کے پاس آئی اور کہا کہ اے اللہ کے رسول میرا سر اور اس کا سر کوئی بھی جمع نہیں کر سکتا، میں نے جب اپنا گھونگٹ اٹھایا تو سامنے سے وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ آرہا تھا وہ ان سب میں سے زیادہ کالا، پستہ قد اور بد صورت تھا، تو شوہر نے کہا اے اللہ کے رسول میں نے اس کو اپنا بہترین باغ دیا ہے کیا وہ باغ مجھے واپس مل جائے گا تو آپ نے ان کی بیوی سے کہا کہ تم اس بارے میں کیا کہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ اگر وہ چاہے تو میں اسے بھی بہتر دی سکتی ہوں پھر رسول اکرم نے انہیں الگ کر دیا۔

عہدی نبوی میں خلع:

سب سے پہلے اسلام میں حقِ خلع حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے استعمال کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلاَ دِينٍ، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ الكُفْرَ فِي الإِسْلاَمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْبَلِ الحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً» قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: «لاَ يُتَابَعُ فِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ»[9]

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیسؓ کی زوجہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اے رسول اللہ! مجھے ان کی اخلاق اور دین میں ان سے کوئی شکایت نہیں ہے، لیکن میں اسلام میں نافرمانی کو پسند نہیں کرتی، تو حضور اکرم نے فرمایا کہ تم کو جو باغ حق مہر میں ملا ہے کیا تم وہ واپس کر سکتی ہو، تب انہوں نے جی ہاں حضور اکرم نے فرمایا کہ باغ واپس لے کر انہیں طلاق دو۔

دور صحابہ میں خلع:

حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ رُبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَتْ هِيَ وَعَمُّهَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا «اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ، وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ» عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ "[10]

ربیع بنت معوذ عفراء اپنے چچا کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے تشریف لائیں کہ انہوں نے حضرت عثمان کے دور میں اپنے شوہر سے خلع لیا تھا جب حضرت عثمان کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس بات سے انکار نہیں کیا، پھر عبداللہ بن عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی عدت طلاق کے عدت کے برابر ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُمْهَانَ، «أَنَّ امْرَأَةً اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِخُلْعِهَا فَجَعَلَهُ عُثْمَانُ تَطْلِيقَةً وَمَا سَمَّى[11]

حضرت جمہانؓ سے روایت ہے کہ عورت نے اپنے میاں سے خلع لی تو حضرت عثمان نے انہیں طلاق قرار دیا۔

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ كَثِيرٍ، مَوْلَى سَمُرَةَ قَالَ: أَخَذَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ امْرَأَةً نَاشِزًا فَوَعَظَهَا فَلَمْ تَقْبَلْ بِخَيْرٍ، فَحَبَسَهَا فِي بَيْتٍ كَثِيرِ الزِّبْلِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، ثُمَّ أَخْرَجَهَا، فَقَالَ: «كَيْفَ رَأَيْتِ؟»، فَقَالَتْ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ رَاحَةً إِلَّا هَذِهِ الثَّلَاثَ، فَقَالَ عُمَرُ: «اخْلَعْهَا وَيْحَكَ وَلَوْ مِنْ قُرْطِهَا»[12]

حضرت عمرؓ کے پاس میاں بیوی کا ایک مقدمہ آیا آپ نے عورت کو نصیحت کی کہ اپنے شوہر کے ساتھ جائے

لیکن عورت نے انکار کیا جس پر آپ نے عورت کو ایک ایسی کوٹھڑی میں بند کیا جس میں کوڑا کرکٹ تھا تین دن کے بعد جب نکالا گیا اور پوچھا کہ اب تیرا کیا حال ہے اس نے کہا اے امیر المومنین خدا کی قسم مجھے ان راتوں میں سکون نصیب ہوا، یہ بات سن کر حضرت عمر نے اس کے شوہر کو حکم دیا کہ اس کو خلع دو چاہے وہ اس کے بالیوں کے بدلے ہی کیوں نہ ہو۔

خلع کی اجازت کیوں دی گئی؟

شریعت اسلامی نے عورت کو خلع کی اجازت اس لئے دی ہے کیونکہ اکثر اوقات نکاح کے بعد میاں بیوی کی نباء نہیں بن پاتی جس کی وجہ سے عورت خلع کی طرف رجوع کرتی ہے۔

خلع لینے کی جائز صورتیں:

شادی ایک ایسا متبرک رشتہ ہے جس میں میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ پیار، محبت اور عزت و احترام کے ساتھ رہتے ہے کبھی کبھار جب ان دونوں کے درمیان نہیں بن پاتی تو اس رشتے میں دراڑ آجاتی ہے اور عورت اپنی زندگی کو تلخیوں سے بچانے کے لئے شوہر سے خلع لیتی ہے یہاں ہم وہ وجوہات بیان کریں گے جن میں عورت عدالت کے زریعہ خلع لے سکتی ہے۔

مالی وسائل کی کمی:

مالی مشکلات اور بے روزگاری گھریلو ماحول پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے، کیونکہ جب انسان کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوتی تو یہ گھریلو جھگڑے کا باعث بنتے ہیں جس کی وجہ سے بات خلع اور طلاق تک پہنچ جاتی ہے، اکثر اوقات شوہر کام تو کرتا ہے لیکن بیوی کو خرچ نہیں دیتا اور گھر کی معمولی معمولی چیز کے لئے شوہر سے مانگتی ہے تو ان حالات میں بیوی شوہر سے خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

گھریلو تشدد:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر بے جا تشدد کر رہا ہے اور اپنے حرکت سے باز نہیں آرہا تو اس صورت میں بیوی خلع لی سکتی ہے ایک روایت میں ہے کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ الْمَدِينِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ، كَانَتْ عِنْدَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَضَرَبَهَا فَكَسَرَ بَعْضَهَا، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الصُّبْحِ، فَاشْتَكَتْهُ إِلَيْهِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتًا، فَقَالَ: «خُذْ بَعْضَ مَالِهَا، وَفَارِقْهَا»، فَقَالَ: وَيَصْلُحُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟، قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَإِنِّي أَصْدَقْتُهَا حَدِيقَتَيْنِ، وَهُمَا بِيَدِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذْهُمَا وَفَارِقْهَا»، فَفَعَلَ[13]

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حبیبہ بنت سہل جو کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی تھی تو ثابت نے اس کو اتنا مارا کہ اس کا کچھ حصہ ٹوٹ گیا تو وہ فجر کے بعد حضور اکرم کے پاس آئی اور اپنے شوہر کی شکایت کی تب حضور اکرم نے ثابت کو اپنے پاس بلایا کر فرمایا کہ اس کو کچھ مال کے بدلے الگ کر دو، تو انہوں نے کہا کہ اے رسول اللہ کیا یہ درست ہو گا؟ حضور اکرم نے فرمایا جی ہاں۔ تب اس نے کہا کہ اس کو میں نے مہر میں دو باغ دیے تھے حضور اکرم نے فرمایا کہ وہ باغ لے کر اس کو علیحدہ کر دو، پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اگر شوہر جسمانی تشدد، منشیات کا عادی اور بیوی کی بے جا تذلیل کرنے والا ہو تو اس صورت میں بیوی کے لیے زندگی گزارنی مشکل ہو جاتی کیونکہ ظلم وستم سہنی کی بھی ایک حد ہوتی ہے اگر شوہر ایسی حرکتیں کرنے سے بعض نہ آتا ہو تو بیوی خلع کا حق استعمال کر سکتی ہیں۔ اگر شوہر خلع سے انکار کرئے تو عدالت عورت کو اسی شوہر سے چھٹکارہ دلوانے کے لیے تنسیخ نکاح کا اختیار رکھ سکتی ہے۔

جہیز سے متعلق مسائل:

ہمارے معاشرے میں جہیز کی لعنت دن بدن بڑھ رہی ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جہیز کم لانے والی کو گھر میں طعنے سنائیں جاتے ہیں جس کی وجہ سے ذہنی انتشار پیدا ہوتا ہے اس سلسلے میں عورت عدالت سے خلع کا حق استعمال کر سکتی ہے۔

مفقود الخبر شوہر:

اگر کسی کا شوہر گھر سے 4 سال تک غائب ہو اور اس کے بارے میں کسی کو کوئی خبر نہ ہو کہ زندہ ہے یہ مر گیا ہے تو اس صورت میں خاتون عدالت کی طرف رجوع کر کے خلع کا مطالبہ کرئے گی خلع کے مل جانے کی صورت میں بیوی عدت وفات یعنی 4 ماہ اور 10 دن گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے، لیکن چونکہ دور جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے اس میں کسی بھی انسان کے بارے میں آسانی سے جانا جا سکتا ہے تو اس صورت میں عورت 4 سال سے پہلے بھی عدالت سے خلع لے سکتی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الغَنَمِ، فَقَالَ: «خُذْهَا، فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ» وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الإِبِلِ، فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا الحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ، تَشْرَبُ المَاءَ، وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا» وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَعْرِفُهَا، وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ» قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ - قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا - فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ، هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ يَحْيَى: وَيَقُولُ رَبِيعَةُ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى المُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ: فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ فَقُلْتُ لَهُ[14]

عدالتی سزا:

اگر ایسی حالات آجائے کہ کسی جرم کی وجہ سے شوہر کو عدالت کی سات سال یا اس سے زیادہ کی قید کی سزا سنائی جائے تو اس سلسلے میں بیوی عدالت سے رجوع کرکے شوہر سے خلع لے سکتی ہے۔

ذہنی توازن درست نہ ہونا:

اگر کسی کے شوہر کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہو جس سے بیوی کے جان کو خطرہ ہو اور ذہنی توازن ٹھیک ہونے کی کوئی امید بھی نہ ہو اس صورت میں بیوی خلع لے سکتی ہے۔

حال ہی میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا، یہ واقعہ 2 فروری 2023 کا ہے پشاور کے رہائشی (یوسف) جس کا کسی حادثہ کے سبب ذہنی توازن بگڑ گیا تھا ڈاکٹر کے مطابق اس کے ٹھیک ہونے کے چانسس بہت کم ہے اس نے غصے میں آکر اپنی بزرگ ماں کو زندہ جلا دیا تھا جس سے وہ بری طرح جھلس کر موقعے پر جاں بحق ہو گی تھی (یوسف) کو کچھ عرصے منٹل ہوسپٹل میں رکھا گیا لیکن پھر اس کو واپس گھر بیج دیا گیا اب اس کی بیوی (سارہ) نے عدالت سے خلع کا مطالبہ کر دیا کہ اس طرح سے اس کی جان کو بھی خطرہ ہے کیونکہ اس کے شوہر کے ٹھیک ہونے کا کوئی چانس نہیں لہذا اب وہ اپنے شوہر سے علیحدہ رہنا چاہتی ہے 18 اپریل (سارہ) کو خلع مل گئی۔

مرد کا بدکردار ہونا:

ایسا شوہر جو کہ خود بری صحبت میں مبتلا ہو اور دوسری عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھتا ہو اور اپنی بیوی کو بھی غلط کام کرنے کی تلقین کرتا ہو تو اس صورت میں بیوی عدالت میں خلع کی درخواست دی سکتی۔

عصرِ حاضر میں خلع کے بڑھتے ہوئے اسباب:

ماہر نفسیات کے مطابق طلاق اور خلع معاشرے میں اس لئے بڑھ رہا ہے کیونکہ معاشرے میں قوت برداشت ختم ہو گیا ہے آج کل اگر خلع کے بڑھتے ہوئے رجحان کا جائزہ لیا جائے تو مندرجہ ذیل اسباب سامنے آتے ہیں۔

دین سے دوری:

جدید دور کے مسلمانوں کو شریعت کے بنیادی احکامات کا کوئی علم نہیں بلکہ برائے نام مسلمان رہے گئے ہے انہیں اس بات کا علم نہیں کہ کس بات سے کیا حکم نافذ ہوتا اسی وجہ سے نوجوان علمائے کرام کے پاس جاکر اپنے مسائل بیان کرتے کہ ان کو علم نہیں تھا کہ وہ اس طرح ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گئے، معاشرتی اصلاح تب ہی ممکن ہے جب معاشرے کا ہر فرد اسلامی تعلیمات سے روشناس ہو۔

صبر وبرداشت کی کمی:

ہمارے معاشرے میں مرد اور عورت دونوں میں صبر وبرداشت کی بہت کمی ہے معمولی معمولی باتوں پر گھر اجاڑ دیے جاتے ہے لڑائی جھگڑے ختم ہونے کے بجائے مزید سنگین حالات اختیار کر جاتے ہیں اگر مرد غصے میں آکر ایک بات غلط بول دے تو عورت آگے سے چار بول دیتی ہے ایسی وجہ سے بات چلتے چلتے طلاق یا خلع تک پہنچ جاتی ہے، اس معاملے میں اگر دونوں صبر وبرداشت کا مظاہرہ کرئے تو حالات اس نوبت تک نہیں پہنچ سکتے۔

سوشل میڈیا کا غلط استعمال:

سوشل میڈیا نے جہاں ترقی وانقلاب برپا کر دیا ہے وہاں دوسری طرف یہ گھروں کے ٹوٹنے کا سبب بن رہا ہے اس میں سب سے بڑا کردار موبائل اور ٹیلی ویژن کا ہیں موبائل کے زریعے نامحرموں سے رابطے رکھنے کی وجہ سے کئی معزز گھرانوں کی عزت خاک میں مل گئی ہے دوسری طرف ہمارے پاکستانی ڈراموں میں بے ہودہ موضوعات پر کام کیا جارہا ہے حال میں ایک پاکستانی ڈرامہ گزرا ہے جس میں دیکھایا جاتا ہے کہ کس طرح ایک شادی شدہ عورت دوسرے شخص کے مال ودولت سے متاثر ہو کر اپنے شوہر اور بچے کو چھوڑ کر خلع لیتی ہے، اس کے علاوہ بھی سوشل میڈیا نے ہمارے معاشرے اقدار کو پامال کرنے میں کو کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ آئے روز اخبار اور نیوز چینل ایسے واقعات سے بھرے ہوتے ہے جس میں کئی ایسی عورتوں کا ذکر ہوتا ہے جو کہ عشق ومعشوقی کی وجہ سے اپنا بسا گھر برباد کر دیتی ہے اس لئے عورت ذات کو اتنی آزادی نہیں دینی چاہیے کہ وہ اس حد تک نکل جائے کہ واپسی کی راہ نہ ہو۔

بے جوڑ رشتے:

اکثر رشتوں کی ناکامی کی خاص وجہ بے جوڑ رشتے ہے کیونکہ والدین اپنے اولاد کے لئے سہانے سپنے دیکھ رہے ہوتے ہے کہ کس طرح اپنے بچوں کی شادیاں امیر گھرانوں میں کروائی جائے رشتہ کرتے وقت لڑکی کی وہ خصوصیات بیان کر دی جاتی ہے جو کہ لڑکی میں نہیں ہوتے شادی کے بعد پھر جب لڑکی اس گھر میں ایڈجسٹ نہیں ہو پاتی تو بات طلاق اور خلع تک پہنچ جاتی۔

مشترکہ خاندانی نظام سے بغاوت:

ہمارے پہلے معاشرے میں میاں بیوی کی ناچاقی پر کئی بار سوچنا پڑتا تھا کہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے جس کی وجہ سے بزرگ ناراض ہو جائے اگر ایسا کوئی مسئلہ رونما ہو بھی جاتا تو خاندان کے بزرگ باہمی مشورے سے ان کی صلاح

کروا دیتے جس کی وجہ سے اختلافات دور ہو جاتے، عصر حاضر میں نہ تو بزرگ چھوٹوں کی بات سنتے ہے اور نہ ہی چھوٹے بزرگوں سے مشورہ کرتے ہے جس کی وجہ دوریاں بڑھ جاتی ہے اور بات طلاق و خلع تک پہنچ جاتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل:

والدین کا فرض بنتا ہے کہ اپنے اولاد کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی روشناس کروائیں، کیونکہ اگر شعور کی کمی ہو تو کوئی بھی گھر آباد نہیں رہ سکتا۔ جب دو لوگ رشتہ ازواج میں منسلک ہوتے ہے تو یہ ایک معاشرہ تشکیل دیتے ہے ہر انسان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے عزیز پھلیں پھولیں لیکن بعض اوقات کچھ ایسے حالات رونما ہو جاتے ہے جس کی وجہ سے یہ رشتہ ختم ہو جاتا ہے یہاں ہم ایسے احکامات کا ذکر کرئینگے جس پر عمل پیرا ہو کر کامیاب ازواجی زندگی گزار سکتی ہے۔

اگر میاں بیوی دونوں کو اپنے حقوق و فرائض کا باخوبی سے علم ہو تو یہ ایک کامیاب معاشرے کی تشکیل کا زریعہ بنتا ہے کیونکہ جیسے حقوق اسلام نے مرد کو دیے ہے ویسے حقوق عورت کو بھی حاصل ہے۔ حدیث نبوی ہے۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عكيَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا[15]

"تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔۔۔۔ مرد سے اس کے اہل کے بارے میں سوال ہوگا اور عورت اپنے خاوند اور بچوں کی نگراں ہے تو اس سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔"

خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ہنسی مذاق والا ماحول بھی ہو کیونکہ اس سے پیار بڑھتا ہے ہنسی مذاق دنیاوی تھکن و ملال سے سکون اور آرام میں مل تبدیل ہو جاتا ہے۔ ہنسی مذاق کی بدولت سے گھر میں پیار و محبت کا ماحول بنا رہتا ہے جس کی وجہ سے میاں بیوی کوئی بھی گھریلو مسئلہ آرام دہ ماحول میں آسانی سے حل کر پائے گئے۔

اسلام میں جہاں عورت کے حقوق بیان ہوئے ہے وہاں اس کے ساتھ حسن سلوک کا بھی بار بار ذکر آیا ہے کہ اگر کبھی عورت کی کوئی بات ناگوار گزرے تو اس کے ساتھ سختی کا معاملہ نہ کرو بلکہ اس کو پیار سے سمجھو کیونکہ اگر سختی کا معاملہ کیا تو بات طلاق تک پہنچ جائی گی۔

قال رسول الله ﷺ: ((استوصوا بالنساء خيراً؛ فإن المرأة خلقت من ضلع، وإن أعوج ما في الضلع أعلاه، فإن ذهبت تقيمه كسرته، وإن تركته لم يزل أعوج، فاستوصوا بالنساء[16]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ عورتوں کے اچھا سلوک کرو کیونکہ ان کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا اوپری حصہ زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اس کو توڑ دوگے اور اگر اس کو اپنے حال پر رہنے دیا تو اس کا ٹیڑھاپن ویسی ہی رہے گا پس تم عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

خلاصۂ بحث:

نکاح ایک ایسا پاکیزہ رشتہ ہے جس کی وجہ سے انسان بہت اخلاقی برائیوں سے بچ جاتا ہے نکاح ہر اس شخص پر فرض ہے جو کہ نان و نفقہ کی ذمہ داری اٹھا سکے نکاح انبیاء کرامؑ کی سنت ہے۔

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ"[17]

"اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمھارے جنس سے تمھارے لئے بیویاں پیدا کی جس سے تم آرام حاصل کرسکو اور تمھارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی"۔

اللہ تعالیٰ نے زندگی کے حسن کے لیے میاں بیوی کے درمیان پیار و محبت کے رشتے کو بہت اہمیت دی ہے اور یقیناً زوجین کا رشتہ بہت ہی پاکیزہ رشتہ ہے رسول اکرم کا فرمان ہے

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ»[18]

"دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح سے بہتر کوئی چیز نہیں"

لیکن بعض اوقات میاں بیوی کے باہمی اختلافات کی وجہ سے اس رشتے میں دارڑ آجاتی ہے وہ بات طلاق یا خلع تک پہنچ جاتی ہے اسلام نے مرد کو طلاق جبکہ کے عورت کو خلع کا حق دیا ہے طلاق کی صورت میں مرد عورت سے مہر کا مطالبہ نہیں کرسکتا جبکہ خلع کی صورت میں عورت اپنے شوہر کو مہر واپس دی گی تو اس صورت میں خلع واقع ہو گا۔

اس آرٹیکل میں خلع سے متعلق مختلف امور پر بات ہوئی ہے اور قرآن و حدیث سے اس کے حوالے دیئے گئے ہے اس موضوع پر مزید کام کرنے کی گنجائش ہے کیونکہ موجودہ دور میں معمولی معمولی باتوں پر خلع اور طلاق تک بات پہنچ جاتی ہے کیونکہ صبر و برداشت کی شدید کمی کی وجہ سے معاشرہ تنزلی کی طرف جارہا ہے۔اس کی روک تھام کے لئے کوشش کرنی چاہیں۔

تجاویز:

- قرآن و سنت کے احکامات سے آگاہی۔

- شادی سے پہلے اولاد کو حقوق زوجین سے آگاہ کرنا
- ورک شاپ اور سیمنار منعقد کرنا
- سوشل میڈیا پر کامیاب شادی شدہ جوڑوں کی حالات زندگی کے متعلق ایسا پروگرام کروانا جس سے لوگ سبق حاصل کرے
- صبر و برداشت کی تعلیم دینا
- خاندانی نظام کو مضبوط کرنا
- حقوق کے مطالبے سے زیادہ فرائض کی ادائیگی پر توجہ دینا
- شادی کے لئے مناسب منصوبہ بندی کی جائے جس میں ازدواجی معاملات، اخراجات اور گھریلو معاملات سر فہرست ہوں۔

حوالہ جات:

- القران
- الصابوني، محمد علي، مختصر تفسیر ابن کثیر، باب: سورۃ النساء، مکتبہ: دار القرآن الکریم، بیروت لبنان، سن اشاعت 1981، ج1، ص407۔
- الترمذي، محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذي، محقق: أحمد محمد شاکر و محمد فؤاد عبد الباقي، باب: باب ماجاء في المختلعات، مکتبہ: شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبي۔ مصر، سن اشاعت 1975، ج3، ص484
- الطبري، محمد بن جریر، تفسیر الطبری، محقق: الدکتور عبد اللہ بن عبد المحسن التركي، کتاب: تفسیر الطبری، باب: القول في تاویل قولہ تعالیٰ، ولا یحل لکم ان، مکتبہ: دار ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع والإعلان، سن اشاعت 2001، ج4، ص137
- البخاري، محمد بن اسماعیل، الجامع المسند الصحیح المختصر، محقق: : محمد زھیر بن ناصر الناصر، باب: باب الخلع و کیف الطلاق فیہ، مکتبہ: دار طوق النجاۃ، سن اشاعت: 1422، ج7، ص46
- المدني، مالک بن أنس، موطأ الإمام مالک، کتاب: موطا مالک عبد الباقی، باب: طلاق المختلعۃ، مکتبہ: دار إحیاء التراث العربي، بیروت۔لبنان، سن اشاعت 1985، ج2، ص565
- أبي شیبۃ، ابو بکر، الکتاب المصنف في الأحادیث والآثار، محقق: کمال یوسف الحوت، کتاب: مصنف ابن ابی شیبۃ، باب: ما قالوا فی الرجل اذا خلع امراتہ کم، مکتبہ: مکتبۃ الرشد۔الریاض، سن اشاعت 1409، ج4، ص117
- الصنعاني، أبو بکر عبد الرزاق، المصنف، محقق: حبیب الرحمن الأعظمي، کتاب: مصنف عبد الرزاق
- الصنعانی، باب: المفتدیۃ بزیادۃ علی صداقھا، مکتبہ: المجلس العلمي۔الھند، سن اشاعت 1403، ج6، ص50
- السِّجِسْتاني، أبو داود سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود، محقق: محمد محیي الدین عبد الحمید، کتاب: الطلاق، باب: في الخلع، مکتبہ: المکتبۃ العصریۃ، صیدا۔ بیروت، ج2، ص269

- البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح، محمد زهير بن ناصر الناصر، كتاب: الطلاق، باب: حكم المفقود في اهله وماله، مكتبہ: دار طوق النجاة، سن اشاعت 1422، ج7، ص50
- العثيمين، محمد بن صالح، شرح رياض الصالحين، باب: الوصية بالنساء، مكتبہ: دار الوطن للنشر، الرياض، سن اشاعت 1426ھ، ج3، ص116
- الطبراني، سليمان بن أحمد، المعجم الكبير، محقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي، باب: طاوس، عن ابن عباس، مكتبہ: مكتبة ابن تيمية – القاهرة، سن اشاعت 1994، ج11، ص50

---

1. Surah Taha: 12
[2].Al-Sabuni, Muhammad Ali, Mukhtasar Tafsir Ibn Kathir, bAb: Surat al-Nisaa, Library: Dar al-Qur'an al-Kareem, Beirut Lebanon, Year of publication 1981, vol.1, p.407.
[3]. Surah Al-Baqarah: 187

[4].Al-Tirmidhi, Muhammad bin Isa, Sunan al-Tirmidhi, Muhaqeq: Ahmad Muhammad Shakir and Muhammad Fouad Abdul Baqi, Chapter: bab e Maja'i al-Mukhtulaat, Library: Mustafa Al-Babi Al-Halabi Publishing House – Egypt, published in 1975, vol. 3, p. 484
[5]. Surat al-Nisa: 19
[6]. Surah Al-Baqarah: 229
[7]. Surat al-Nisa: 130
[8].Al-Tabari, Muhammad Bin Jarir, Tafseer Al-Tabari, Muhaqeq: Dr. Abdullah Bin Abd Al-Mosin Al-Turki, Book: Tafseer Al-Tabari, Chapter: Al-Qul Fi Taweel Qula Ta'ala, Wali Hal Lakum In, Library: Dar Hijr For Printing, Publishing, Publishing, Year 2001, Vol. 4, p. 137
[9]. Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jaami al-Musnad al-Saheeh al-Mukhatsar, Muhaqeq: Muhammad Zuhair bin Nasir al-Nasir, Chapter: Chapter Ma-al-Khula and Kaif al-Talaq Fiyh, Library: Dar Tuq al-Najat, year of publication: 1422, vol. 7, p. 46
[10].Al-Madani, Malik bin Anas, Muta al-Imam Malik, Book: Muta Malik Abd al-Baqi, Chapter: Talaq al-Mukhtila, School: Dar Ihya Al-Tarath al-Arabi, Beirut-Lebanon, year of publication 1985, vol. 2, p. 565
[11].Abi Shaiba, Abu Bakr, Al-Musnaf fi Ahaadeeth and Al-Ataar, Muhaqeq: Kamal Yusuf al-Hawt, Book: Musnaf Ibn Abi Shaiba, Chapter: Ma Qalu fi Al-Ar-Lalq if the bridegroom is removed, Library: Al-Rashid-Riyadh, year of publication 1409, vol. 4, p. 117
[12] .Al-Sanaani, Abu Bakr Abd al-Razzaq, author, Muhaqeq: Habib al-Rahman al-Adhami, book: author Abd al-Razzaq al-Sanaati, chapter: Al-Muftadiyyah Yazidah Ali Sadaqah, library: Majlis al-Alami-Hind, year of publication 1403, vol. 6 and 504
[13] .Al-Sijistani, Abu Dawood Sulaiman bin Al-Asha'ath, Sunan Abi Dawood, Muhaqeq: Muhammad Muhyiddin Abdul Hameed, Book: Al-Talaq, Chapter: Fi-Khala, Library: Al-Maqabah Al-Asriyah, Saida – Beirut, vol. 2, p. 26
[14] Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Musnad al-Saheeh, Muhammad Zuhair bin Nasir al-Nasir, Book: Al-Talaq, Chapter: Hikam Al-Aqasfi fi Ahlah and Mala, Library: Dar Tawq al-Najat, year of publication 1422, vol. 7, p. 50
[15].Al-Uthaymeen, Muhammad bin Saleh, Sharh Riyad al-Saliheen, Bab: Al-Wasiyyah Balan-Nisaa, Library: Dar Al-Watan for Publishing, Riyadh, year of publication 1426 AH, Vol. 3, p. 116
[16] .Al-Uthaymeen, Muhammad bin Saleh, Sharh Riyad al-Saliheen, bab: Al-Wasiyyah Balan-Nisaa, Library: Dar Al-Watan for Publishing, Riyadh, year of publication 1426 AH, Vol. 3, p. 116
[17]. Surah Al-Nisa: 130

[18] . *Al-Tabarani, Suleiman bin Ahmed, Al-Mu'jam al-Kabir,Muhaqeq: Hamdi bin Abdul Majeed al-Salfi, bab: Tawas, Ibn Abbas, Library: Ibn Taymiyyah Library – Cairo, year of publication 1994, vol. 11, p. 50*